ماہنامہ

انصار اللہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جون ر2024ء

مؤرخہ 19 رمئی 2024ء کو منعقدہ
لوکل سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ موریا کنی
(ضلع پالکاڈ، کیرلہ) کے موقع پر اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 19 رمئی 2024ء کو منعقدہ میٹنگ ضلع ملاپورم (کیرلہ)
کی صدارت کرتے ہوئے مکرم رفیق احمد بیگ صاحب
نائب صدر صف دوم و قائد مال مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 26 رمئی 2024ء کو بمقام ہانسی منعقدہ تربیتی کیمپ
ضلع حصار (ہریانہ) کے موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے
مکرم عزیز احمد ناصر صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت

مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ شمالی ہند کی
صدارت میں مؤرخہ 14 راپریل 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کلاس
ضلع سری نگر ر بانڈی پورہ (کشمیر) کے موقع پر ایک گروپ فوٹو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصار اللہ

أَشۡهَدُ أَنۡ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدو جہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | احسان 1403 ہجری شمسی۔ جون/2024ء | شمارہ:6

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات	11
کتابچہ ''حیاتِ مسیح بجواب وفاتِ مسیح'' پر ایک نظر	19
100 سو سال قبل جون 1924ء	22
تفصیل علمی وورزشی مقابلہ جات برائے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2024ء	23
محترم گوہر احمد صاحب مرحوم آف حیدرآباد کا ذکر خیر	24
گیا Book Fair میں تائید الٰہی کا ایک نشان	24
اخبار مجالس	25

نگران:

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز

فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور

فون:97811 56535

مجلس اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ

فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد

فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب

ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ-/250 روپے۔ فی پرچہ-/50 روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کا علم تقویٰ پر مبنی ہوتا ہے

عربی زبان میں عَلِمَ یَعْلَمُ کا معنی کسی چیز کو کما حقہٗ جاننا، پہچاننا، حقیقت کا ادراک کرنا، یقین حاصل کرنا، محسوس کرنا اور محکم طور پر معلوم کرنا ہوتا ہے۔ اسلام علم اور فروغ علم کا سب سے بڑا علم بردار اور داعی ہے جس کی تبلیغ و اشاعت کی ابتداء ہی لفظ اقراء سے ہوئی۔ اسلام کی سب سے پہلی تعلیم اور قرآن پاک کی پہلی آیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی وہ علم ہی سے متعلق ہے۔ (العلق:2-6) اسلامی نقطہ نظر سے تعلیم ایک کلی عمل ہے جو انسان کو اپنی ذات، معاشرہ، کائنات، خالق اور اُس کے احکامات کی پہچان کراتی ہے۔ بنیادی طور پر علم کے دو ذرائع ہیں، ایک تو اللہ کی وحی جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ انسانوں تک پہنچی، دوسرا انسان کا اپنا مشاہدہ اور تجربہ جس کے لیے وہ اللہ کی دی ہوئی عقل و حواس کا استعمال کرتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد دنیا کو علم سکھانا ہے۔ (الجمعہ:3) علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نصیحت فرمائی کہ ہر دم علم میں اضافہ کی دعا مانگتے رہو۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115) یعنی اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا دے۔

علماء کی تعریف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر:29) یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

خشیت ایسے رعب کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل میں قائم ہو اور اس کا اثر انسان کے اعضاء و جوارح پر بھی قائم ہو جائے یعنی سر اور آنکھیں جھک جائیں۔ یعنی علم والے متکبر نہیں بلکہ متواضع ہوتے ہیں۔ یہی اولوا الالباب ہیں یعنی ایسے عقل مند لوگ جو زمین و آسمان کی تخلیق اور دن رات کے ادلنے بدلنے پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ کا ذکر بھی کرتے رہتے ہیں۔

قرآن کریم نے شنوائی، بینائی اور قلب کو حصول علم کے ذرائع قرار دیا ہے۔ پیارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔'' (ترمذی کتاب العلم) ''جو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے کہیں جائے، تو اللہ اس کیلئے جنت کے راستے کو آسان (و ہموار) کر دیتا ہے۔'' (ایضاً) ''جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے نکلے تو وہ لوٹنے تک اللہ کی راہ میں (شمار) ہو گا۔'' (ایضاً) نیز آپؐ نے فرمایا کہ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ، حَیْثُمَا وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا (ابن ماجہ کتاب الزہد) یعنی ''حکمت و دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے، جہاں بھی اس کو پائے وہی اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔''

علم کی حقیقی تعریف کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

''علم و حکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 161)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں ''علم و حکمت کے حصول میں ترقی کے نتائج و فوائد، زمین و آسمان کے تمام ذرات اللہ تعالیٰ کی ہستی کی صفات پر گواہ ہیں۔ پس زمینی علوم یا آسمانی علوم جس قدر ترقی کریں گے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کی زیادہ وضاحت اور زیادہ صراحت ہوگی۔'' (حقائق الفرقان جلد ۴ ص ۸۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ اس کا علم تقویٰ پر مبنی ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی عظمت ہمیشہ آپ کے دل و دماغ میں راسخ رہنی چاہیے۔ اگر آپ اس طرح تحقیق کریں گے اور اپنے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو عظیم کامیابیوں سے نوازے گا۔ ان شاء اللہ''

(خطاب 14 دسمبر 2019ء۔ الفضل 21 دسمبر 2021ء صفحہ 7)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات کا مصداق بنائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

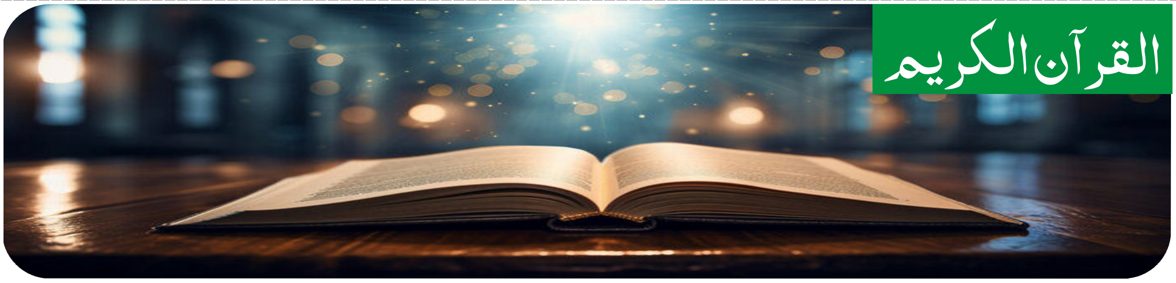

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (المجادلۃ:12)

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔

(الترغیب والترھیب جلد ۱ صفحہ ۷۸ باب الترغیب فی اکرام العلماء واجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کیلئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اس کی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

اللہ تعالیٰ نے علم کو تین درجوں پر منقسم کیا ہے

’’ قرآن شریف میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو زبردستی ماننی پڑے بلکہ تمام قرآن کا مقصد صرف اصلاحات ثلاثہ ہیں اور اس کی تمام تعلیموں کا لب لباب یہی تین اصلاحیں ہیں۔ اور باقی تمام احکام ان اصلاحوں کیلئے بطور وسائل کے ہیں اور جس طرح بعض وقت ڈاکٹر کو بھی صحت کے پیدا کرنے کے لئے کبھی چیرنے کبھی مرہم لگانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسا ہی قرآنی تعلیم نے بھی انسانی ہمدردی کیلئے ان لوازم کو اپنے محل پر استعمال کیا ہے اور اس کے تمام معارف یعنی گیان کی باتیں اور وصایا اور وسائل کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو ان کی طبعی حالتوں سے جو وحشیانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں اخلاقی حالتوں تک پہنچائے۔ اور پھر اخلاقی حالتوں سے روحانیت کے ناپیدا کنار دریا تک پہنچائے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 329، 330)

’’اللہ تعالیٰ نے علم کو تین درجوں پر منقسم کیا ہے یعنی علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ اور عام کے سمجھنے کے لئے ان تینوں علموں کی یہ مثالیں ہیں کہ اگر مثلاً ایک شخص دور سے کسی جگہ بہت سا دُھواں دیکھے اور دھویں سے ذہن منتقل ہو کر آگ کی طرف چلا جائے اور آگ کے وجود کا یقین کرے اور اس خیال سے کہ دھوئیں اور آگ میں ایک تعلق لاینفک اور ملازمت تامّہ ہے۔ جہاں دھواں ہو گا ضرور ہے کہ آگ بھی ہو۔ پس اس علم کا نام **علم الیقین** ہے اور پھر جب آگ کے شعلے دیکھ لے تو اس علم کا نام **عین الیقین** ہے اور جب اس آگ میں آپ ہی داخل ہو جائے تو اس علم کا نام **حق الیقین** ہے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اسی دنیا میں ہوسکتا ہے۔ پھر عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا۔ اور عالم حشر اجساد میں وہی علم حق الیقین کے کامل مرتبہ تک پہنچے گا۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 402)

گزارشات
از صدر مجلس

دینی علوم کا حصول۔ احمدیوں کی ذمہ داری

خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعا کیساتھ ساتھ اس کی صفات حسنہ اور کائنات میں بکھرے ہوئے عجائبات قدرت کا علم حاصل کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہی۔ اس لئے حقیقی حمد کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اہل علم اور باشعور کہلاتے ہیں۔ عالم باعمل ہونے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا یوں سکھلائی ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰه:115)

اور تو کہہ کہ اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔

کسی چیز سے متعلق کامل علم کا نہ ہونا گویا اس چیز سے ناواقفیت اور دوری ہے۔ کائنات کی ہر چیز انسان کے لئے فائدہ مند ہے لیکن اگر اس کے فوائد و نقصانات کا علم ہی حاصل نہ کیا جائے تو وہ نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح دنیا میں پھیلے ہوئے تمام علوم ہماری رہنمائی ایک خالق و مالک ہستی کی طرف کرتے ہیں لہذا خدا تعالیٰ سے تعلق باندھنے اور محبت بڑھانے کی خاطر ضروری ہے کہ ہم اس کی صفات و عجائبات کا بھی بغور مطالعہ کریں۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی آخرالزمان ﷺ نے فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ)

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ

کہ پنگھوڑے کے زمانہ سے لے کر لحد میں جانے تک علم حاصل کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 27 ستمبر 1920ء کو حاضرین جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”تم بے شک ظاہری علوم پڑھو مگر دین کا علم ضرور حاصل کرو اور اپنے اندر دین کی باتیں سمجھنے اور اخذ کرنے کا ملکہ پیدا کرو۔ اس لئے ایک تو قرآن کریم سیکھو اور دوسرے حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔“

(اصلاح نفس، انوار العلوم جلد 5 صفحہ 447)

بڑی عمر کے احمدیوں کو دینی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔ اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا... بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے۔ اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔... بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہو گئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تو لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کو یہ دعا جو سکھائی گئی، جب یہ آیت اتری آپؐ کی عمر پچپن، چھپّن سال تھی۔ تو کہتے ہیں کہ یہ اس لئے ہے کہ مومنوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لئے بھی ہے۔ کسی بھی عمر میں علم حاصل کرنے سے غافل نہیں ہونا چاہئے اور مایوس نہیں ہونا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 2004)

قیادت تعلیم کے تحت مقررہ کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک مقام پر جمع ہو کر انصار اللہ کا امتحان دینی نصاب ضرور لکھنا چاہئے اور اپنے بچوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ مارچ، اپریل 2023ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 1/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے
جنگ احد میں حضرت حمزہؓ کی شہادت اور انصاری خواتین کا نوحہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جنگِ احد کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمیوں اور شہیدوں کو جمع کیا۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کی گئی اور شہداء کو دفنانے کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کفار نے بعض صحابہ کو صرف شہید نہیں کیا بلکہ ان کے ناک کان بھی کاٹ دیے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دکھ ہوا۔ ان شہداء میں آپ کے چچا حضرت حمزہؓ بھی شامل تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفار نے خود اپنے عمل سے اپنے لیے اس بدلے کو جائز بنا دیا ہے جس کو ہم ناجائز سمجھتے تھے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ کفار جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دو۔ تم رحم اور انصاف کا دامن ہمیشہ تھامے رکھو۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس لوٹے تو معلوم ہوا کہ انصاری عورتیں انصاری شہداء کے لیے رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں؟ انصار خواتین کو علم ہوا تو وہ جمع ہو گئیں اور حمزہؓ کے لیے رونا شروع کیا اور بین کرنے لگیں۔ اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ انہیں کہو کہ اب گھروں کو چلی جائیں اور آئندہ کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔

حضرت مصعبؓ کی تدفین کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیرؓ کی نعش کے پاس پہنچے تو وہ اوندھے منہ پڑے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر یہ آیت پڑھی کہ مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی منت کو پورا کر دیا اور ان میں وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے۔ یہ آیت پڑھ کر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بھی خدا کے حضور شہداء ہو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو ہدایت فرمائی کہ ان کی زیارت کر لو اور ان پر سلام بھیجو۔

غزوہِ احد میں خواتین نے بھی مردوں کے شانہ بشانہ خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ حضرت ام سلمہؓ کے جنگِ احد میں شرکت کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح راوی کہتے ہیں کہ اُحد کے دن مَیں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ وہ مشک میں پانی بھر کر لاتیں اور پیاسوں کو پلاتی تھیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی والدہ اور حضرت ام عطیہؓ کے متعلق بھی یہی ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح بعض مسلم خواتین نیزے اور تلوار کے ساتھ کفار سے دوبدو جنگ بھی کرتی رہیں جن میں حضرت ام عمارہؓ سرِ فہرست ہیں۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم دھونے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ ہند بنت عمروؓ اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھیں اور اس اونٹنی پر حضرت ہند کے خاوند، بیٹے اور بھائی کی نعشیں تھیں۔

آخر پر حضورِ انور نے 5 مرحومین کا ذکرِ خیر فرما کر دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 8/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
جنگ اُحد میں آنحضرت ﷺ کی قبولیتِ دعا

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اُحد کی جنگ میں حضرت سعدؓ کی دعا کی قبولیت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی قبولیت کے واقعہ کی بابت عائشہ بنت سعدؓ نے اپنے والد حضرت سعدؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں جب لوگوں نے پلٹ کر حملہ کیا تو میں نے کہا کہ یا تو میں خود نجات پا جاؤں گا اور یا میں شہید ہو جاؤں گا۔ اچانک میں نے ایک سُرخ چہرے والے شخص کو دیکھا اور قریب تھا کہ مشرکین اُن پر غالب ہو جائیں تو اُس شخص نے اپنا ہاتھ کنکریوں سے بھر کر اُن کو مارا تو اچانک میرے اور اُس شخص کے درمیان مقدادؓ آ گئے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور تجھے بُلا رہے تھے۔ مجھے ایسا لگا گویا کہ مجھے کوئی تکلیف ہی نہیں پہنچی۔ میں ایک دم کھڑا ہوا اور آپؐ کے پاس آیا۔ آپؐ نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا۔

مَیں تیر مارنے لگا اور میں کہتا اے اللہ! تیرا تیر ہے تُو اِس کو اپنے دشمن کو ماردے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اے اللہ! تُو سعدؓ کی دعا قبول کر لے۔ اے اللہ! سعدؓ کے نشانے کو درست کر دے۔ اے سعدؓ! تجھ پر میرے ماں اور باپ فدا ہوں۔

☆......ایک مسلمان عورت نے معرکہ اُحد میں اپنے بیٹے، خاوند، بھائی اور باپ کو کھو دیا اور حیران نہ ہوئی اور نہ ہی اس مصیبت نے اُسے اعتدال کی حدود سے باہر کیا۔

☆......حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ میں جب اس عورت کا واقعہ پڑھتا ہوں تو میرا دل اُس کے متعلق ادب اور احترام سے بھر جاتا ہے۔

☆......فلسطین اور دنیا کے عمومی حالات کے لیے دعا کی تحریک، نیز احمدیوں کو دعاؤں کے ساتھ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی تلقین

☆......مکرم طاہر اقبال چیمہ صاحب ابن خضر حیات چیمہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چوراسی فتح پور ضلع بہاولپور کی شہادت پر شہید مرحوم کا ذکرِ خیر اور جنازہ غائب۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 15/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
رمضان المبارک کے فضائل

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آیات 184، 185 کی تلاوت کے بعد حضور ِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنے کیلئے بہت مہربان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو عام دنوں میں بھی اپنے بندوں کو اس طرح نوازتا ہے جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس مہینے میں جب خاص طور پر شیطان کو جکڑ کر اس کے پنجے سے نکلنے کے سامان کرتا ہے تو اس کیلئے تو ہمارے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں کہ کس طرح مثال دی جائے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہم بڑھیں تو اس کے احسان کے دروازے پہلے سے زیادہ کھلے ہوئے پاتے ہیں۔ پس یہ مہینہ اللہ تعالیٰ اپنے احسانوں سے نوازنے کا اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذشتہ دنوں سستیاں ہم دکھا چکے ہیں نوافل کی ادائیگی میں سستیاں دکھا چکے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے پڑھنے سمجھنے میں سستیاں دکھا چکے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے میں سستیاں دکھا چکے ہیں ان کے لئے اس مہینے میں سامان کر دیا کہ اس مہینے میں فرائض بھی اور نوافل بھی خاص طور پر ادا کرنے کا ماحول ہے۔ اس لئے فائدہ اٹھاؤ۔ درس کا مساجد میں بھی انتظام ہوتا ہے اور ایم۔ ٹی۔ اے پر بھی انتظام ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور پھر اس ماحول کے اثر کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ ہمیں بنانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے مستقل وارث ہم بنتے چلے جائیں۔

پس ڈھال سے فائدہ اٹھانے کیلئے ڈھال کا صحیح استعمال کرنا بھی ضروری ہے ورنہ شیطان تو دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ کرے گا کس طرح بچائیں گے اور پھر یہ شیطان انسان کو کاری زخم لگا کر زخمی بھی کر سکتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ رمضان میں روزے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تقویٰ جو اصل مقصود ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 22/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے
قرآن کریم کے فضائل، مقام و مرتبہ اور عظمت کا بیان

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے ایک عظیم ہدایت قرآن کریم میں تمام اُمور کا احاطہ کرکے، اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کے تمام راستے، شیطان کے راستوں سے ہوشیار کرکے موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات سے بچنے کے طریقے اور خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے اور ہدایت پر قائم رہنے کے راستے سکھا کر آخری اور کامل شریعت بیان کرکے رمضان کے مہینے کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس عظیم کتاب کو اپنا لائحہ عمل بنا کر اس پر عمل کریں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار لیں اور سچائی پر قائم ہوجائیں پھر اللہ تعالیٰ کے اپنے بندے سے پیار کے سلوک کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ پس یہ ہے رمضان کے مہینے کی اہمیت کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے کامل شریعت ہم پر اتاری اور اس کتاب میں ہمیں روزوں کی فرضیت اور عبادتوں کے طریقے بھی سکھائے۔ جب تک ہم اس کامل ہدایت کے بارے میں ادراک حاصل نہ کریں اور پھر اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل نہ بنائیں ہمیں رمضان کی اہمیت کا ادراک نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں جو قرآن کریم کے حوالے سے خزانہ عطا فرمایا ہے اُس کو پڑھنا، اُس پر عمل کرنا اور اُسے اپنی زندگی کا حصہ بنانا بھی انتہائی اہم ہے جس کے بغیر ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ رمضان میں روزے رکھنے، فرض نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے یا کچھ نوافل پڑھ لینے سے رمضان کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ قران کریم کو پڑھنے اور اس کے احکامات تلاش کر کے اس پر عمل کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ رمضان میں خاص طور پر ہر ایک کو کم از کم ایک سپارہ روزانہ تلاوت کرنی چاہیے تا کہ قرآن کریم کا ایک دَور مکمل ہو جائے۔ حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ کو رمضان میں نازل شدہ قرآن کریم کا ایک دَور مکمل کروایا کرتے تھے اور آخری سال میں قرآن کریم کا دو مرتبہ دَور مکمل کیا۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کی اہمیت کو ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 29/مارچ 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے
دعا کی حقیقت، حکمت، قبولیت اور فلاسفی کا بیان

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف بلند کرتا ہے تو وہ اسے خالی اور ناکام واپس کرتے ہوئے شرماتا ہے۔ پس ہم بعض دفعہ جلد بازی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے دعا مانگی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ لیکن اپنی حالت کو نہیں دیکھتے کہ کتنا صدقِ دل ہے۔ کتنی سچائی سے اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہم بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ وہ تو ہمارے دل کا حال جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کھلے در میں داخل ہونے کے لیے اس کے لوازمات پورے کرنے ہوں گے۔ اس آیت میں جو فرمایا کہ 'میرے بندے' تو اس سے مراد ہے کہ وہ بندے جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا عبد بننا چاہتے ہیں۔

رمضان میں اس کام کیلئے خاص ماحول میسر ہے۔ جب اس ماحول سے فائدہ اٹھا کر ایسی حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندوں اور مجھ سے عشق کرنے والوں کو کہہ دو کہ میں دعائیں سنتا ہوں اور ان کا جواب بھی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ صرف زبانی محبت کے دعوے کافی نہیں بلکہ تمہیں میرے احکامات پر چلنا پڑے گا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے ہوں گے۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنی ہوگی۔ دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے رمضان کے حوالے سے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے جماعتی ترقیات، یمن کے اسیران راہ مولیٰ اور فلسطین کے مظلوموں کے لیے دعا کی تحریک کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 5/اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
قرآن کریم، احادیث نبویؐ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بعض دعائیں

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ النمل کی آیت ۶۳ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ جمعہ مَیں نے دعا کا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں کی روشنی میں بیان کیا تھا کہ دعائیں کس طرح ہونی چاہئیں۔ ان کی حکمت ان کی فلاسفی کیا ہے۔ یہی دعا کا مضمون آج بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعائیں سنتا ہوں تو مضطر سے مُراد صرف بے قرار ہی نہیں ہے بلکہ ایسا شخص ہے جس کے تمام راستے کٹ گئے ہوں۔ پس جب ہم دعا کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو ایسی حالت بنا کر جھکیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کریں کہ سوائے تیرے ہمارا کوئی نہیں ؑ کو دیکھنے لگیں اور ہم تجھ ہی پر انحصار اور بھروسہ کرتے ہیں۔

جماعتی لحاظ سے تو خاص طور پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو ہمیں ان حالات سے نکالے جو پاکستان میں یا بعض دوسرے ملکوں میں ہیں بلکہ ذاتی طور پر بھی اگر انسان سمجھے تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو سب کام کرتا ہے وہی ہے جو ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے، جس کے آگے جھکا جا سکتا ہے اور جو اسباب مہیا کرتا ہے۔ جو اُس کے آگے نہیں جھکتے اُن پر بھی اس کی رحمانیت کا جلوہ ہے کہ جو فیض اُٹھا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مضطر کے حوالے سے خاص نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی یہ خاص نشانی بیان فرمائی ہے کہ میں مضطر کی دعا سُنتا ہوں۔ پس قرآنی، مسنون اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سکھائی ہوئی دعائیں ہیں ان کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ذکرِ الٰہی کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی ہے۔ دعا کی قبولیت کے لیے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں۔ درود کے بغیر ہماری دعائیں ہوا میں معلق ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 12/اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
شہدائے احد کے بلند مقام کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان سے پہلے خطبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا ذکر ہو رہا تھا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بھی بیان تھا، آج بھی مَیں اس حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ کی والدہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو سعدؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میری والدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھوڑے پر سوار تھے آپ نے اپنا گھوڑا روک لیا اور فرمایا کہ ان کا استقبال کرو۔ وہ قریب آئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے حضرت عمرو بن معاذؓ کی شہادت پر تعزیت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ جب مَیں نے آپ کو صحیح سلامت دیکھ لیا تو میرا غم اور مصیبت سب ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خوش خبری ہو اور باقی سب شہداء کے لواحقین کو بھی یہ خوش خبری دے دو کہ یہ سب مقتولین جنت میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور سب نے اپنے اپنے گھر والوں کے لیے بھی حق تعالیٰ سے شفاعت اور سفارش کی ہے۔

امّ سعدؓ نے عرض کیا کہ ہم سب راضی ہیں اور اس خوش خبری کے بعد بھلا کون ان پر روسکتا ہے۔ پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ سب شہیدوں کے پسماندگان کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے دلوں سے غم و الم کو مٹا دے۔ ان کی مصیبتوں کو دُور فرما دے اور شہیدوں کے جانشینوں کو ان کا بہترین جانشین بنا دے۔

یمن کے اسیران کا ذکر کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ اکثر اسیران کی کل رہائی کی خبر آئی ہے۔ جو چند اسیران رہ گئے ہیں ان کے لیے بھی دعا کریں کہ حکّام کے دل ان کی طرف سے صاف ہوں۔ خاص کر ایک خاتون جو صدر لجنہ ہیں وہ اسیری میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین۔

حضورِ انور نے 2 مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 19/اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوۂ احد اور غزوۂ حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضورؐ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ اُحد کے واقعات کے ضمن میں بعض اَور واقعات پیش ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کا پتا چلتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمروؓ فوت ہوئے تو ان پر قرض تھا۔ مَیں نے رسول اللہؐ سے اس سلسلے میں عرض کیا کہ آپؐ ان کے قرض خواہوں کو سمجھائیں کہ وہ ان کے قرض میں سے کچھ کمی کر دیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواہش کا اظہار کیا مگر قرض خواہوں نے کمی نہ کی۔ اس پر رسول اللہؐ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ! اور اپنی کھجوروں کو الگ الگ رکھو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: ان لوگوں کو ماپ کر دو۔ مَیں نے ماپ کر دیا یہاں تک کہ جو ان کا حق تھا وہ سب ادا کر دیا پھر بھی میری کھجوریں بچ گئیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی۔

آنحضرتؐ نے احد کے شہداء کیلئے دعا کی کہ اے خدا! اُحد کے شہیدوں کے پسماندگان کیلئے اچھے خبرگیر پیدا فرما۔ حضور اکرمؐ کی ایک اور دعا کا ذکر ملتا ہے جو آپؐ نے ایک شہید کی بیوہ کو دی۔ وہ دعا یہ تھی کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے خاوند سے بڑھ کر تمہاری خبرگیری کرنے والا کوئی شخص پیدا کر دے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس جنگ کے حالات سے پتا چلتا ہے کہ آپؐ اخلاق کے کس بلند معیار پر کھڑے تھے۔ اور اس جنگ سے صحابہؓ کی عدیم المثال قربانیوں کا بھی پتا چلتا ہے۔

دعائیں جاری رکھیں۔ جیسا کہ خیال تھا اور خدشہ تھا ایران پر اسرائیل نے براہِ راست بھی حملہ کر دیا۔ اس سے مزید حالات خراب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ان لیڈروں کو عقل دے جو عالمی جنگ کو مزید ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ یہ ایک بن کر، متحد ہو کر مخالف کا مقابلہ کر سکیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 26/اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عشق و وفا اور قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ حمراء الاسد کا سبب اور اس کا پس منظر گذشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا۔ بہرحال جب اُحد کی جنگ کے بعد دشمن کا راستہ سے پلٹ کر مدینے پر حملہ کرنے کی سازش کا علم ہوا تو اس پر رسول اللہؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بلایا اور ان دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دشمن کی طرف چلیں تاکہ وہ ہمارے بچوں پر حملہ آور نہ ہو۔ رسول اللہؐ نے صبح کی نماز کے بعد لوگوں کو بلوایا اور حضرت بلالؓ سے اعلان کروایا کہ دشمن کے لیے نکلو اور ہمارے ساتھ وہی نکلے جو گذشتہ روز اُحد کی لڑائی میں شامل تھے۔ حضورؐ نے اپنا جھنڈا منگوایا اور یہ حضرت علیؓ کو دے دیا۔ ایک جگہ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو دیا تھا۔ اس موقع پر آپؐ نے حضرت ابن ام مکتومؓ کو مدینے میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ سیرت نگار لکھتے ہیں کہ حضورؐ کا دشمن کے تعاقب میں نکلنے کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا۔ تفصیل میں بیان ہوا ہے کہ منافقین کے نزدیک بنا زائد افرادی قوت کے جانا انتہائی خطرناک تھا مگر بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ حضورؐ کا فیصلہ انتہائی دانشمندانہ تھا جس سے مسلمانوں کو بےشمار فوائد حاصل ہوئے۔

اس فیصلے نے مجاہدین کے حوصلوں کو مزید بلندیوں تک پہنچا دیا اور منافقین کے دل پر حضورؐ کی قوت ارادی اور قوت یقین کی ہیبت طاری کر دی۔ تیسری طرف جب دشمن کو خبر ملی کہ اسلامی لشکران کے تعاقب میں ہے تو اُن کے حوصلوں کے ٹمٹماتے چراغ بجھنے لگے۔ اس موقع پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے بھی ساتھ جانے کی اجازت مانگی تھی جس پر آنحضرتؐ نے اُسے منع فرما دیا تھا۔ آنحضرتؐ کے اعلان کے بعد زخمی صحابہؓ کے عشق اور وفا کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے زخموں کو سنبھالتے ہوئے اپنے اسلحوں کو لیے ہوئے ایک بار پھر فوری طور پر نکل پڑے۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ دعائیں جاری رکھیں دنیا کے حالات کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

☆......☆......☆

افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات

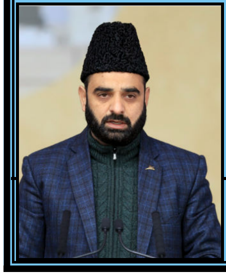

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان:2023)

(عطاء المجیب لون، صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

رب انفخ روح برکۃ فی کلامی ھٰذا واجعل افئدۃ من الناس تھوی الیہ۔

قابل احترم صدر اجلاس اور معزز سامعین کرام! جیسا کہ آپ نے سماعت فرمالیا ہے خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے ''افضال الٰہیہ کا نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات''

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور مؤمنوں کے جو نشانات بیان فرمائے ہیں ان میں ایک روشن اور چمکدار نشان تائیدات اور افضال الٰہیہ کا نشان ہے جو ہر جگہ، ہر مقام، ہر قریہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَیَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡہَادُ (مؤمن:52) کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جب کہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

نیز فرمایا: وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِنَّہُمۡ لَہُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ وَ اِنَّ جُنۡدَنَا لَہُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ (الصّٰفّٰت:172 تا174) اور ہمارا فیصلہ ہمارے بندوں یعنی رسولوں کے لیے پہلے گذر چکا ہے (جو یہ ہے) کہ ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر (یعنی مؤمنوں کا گروہ) ہی غالب رہے گا۔ پھر فرمایا: کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (المجادلہ:22) اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور (اور) غالب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''مجھے اُس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔'' (اربعین حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 348)

ایمان، یقین، تحدّی اور جلال سے بھرے ہوئے یہ مبارک الفاظ اُس مقدس ہستی کے ہیں جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ 1882ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس الہام سے نوازا قُلۡ اِنِّیۡ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یہ آپ کی ماموریت اور مجددیت کا پہلا الہام تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ بھی واضح فرمایا کہ امت محمدیہ میں جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ وعدہ آپ کے وجود میں پورا ہو چکا ہے اور آپ ہی کو رسولِ پاک ﷺ کی نیابت میں امام مہدی اور مثیلِ مسیح کا منصب عطا فرمایا گیا۔

23 مارچ 1889ء کا دن اسلام کی تاریخ میں وہ سنہری اور مبارک دن ہے جس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 40 مخلصین سے بیعت لی۔ اور اس طرح اُس پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا جس کا قیام اس آخری زمانہ میں حسب وعدہ مقدر تھا۔

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اذنِ الٰہی سے مامور ہوئے اس زمانہ میں ابتداً آپ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ آپ علیہ السلام اپنے ایک شعر میں ان حالات کی عکاسی یوں فرماتے ہیں:

مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

یہ ایسا زمانہ تھا کہ قادیان کا نام بھی لوگوں کو معلوم نہیں تھا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی زمین و آسمان کا خالق، قادر و توانا خدا، جس نے آپ کو بھیجا تھا، وہ آپ کے ساتھ تھا۔ جو آپ کو وعدے دے رہا تھا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' ''میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔'' ''یاتیك من كل فج عميق و یاتون من كل فج عميق۔'' تیری طرف اس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ راستوں میں گھڑے پڑ جائیں گے۔ ''ینصرك رجال نوحي اليهم من السماء۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔''

ان وعدوں کے مطابق ابتدا سے ہی اللہ تعالیٰ نے بارش کی طرح اپنے افضال حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی جماعت پر نازل کئے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔ آپؑ کو اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کی تکمیل اور جماعت پر افضال الٰہیہ کے نزول پر ایسا پکا یقین تھا کہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 49)

پھر آپؑ نے بڑے جلال اور تحدّی سے، الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سِلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سِلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

نیز فرماتے ہیں:

''اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ...... میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67)

سامعین کرام: اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی ان پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کا نزول نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں جاری رہا بلکہ آپؑ کے بعد خلفاء عظام کے دور میں بھی جاری رہا اور اب ہم اپنی آنکھوں سے خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں گزشتہ 20 سال سے ان افضال کا نزول اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک جو یہاں اس جلسہ میں شامل ہے اس بات کا گواہ ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح پاک سے کئے ہوئے ایک ایک وعدے کو پورا کیا ہے اور پورا کرتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کا نزول اور جماعتی ترقی ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس کی گہرائیاں اور وسعتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اُن کی انتہاء کو پانا ایک عاجز انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جس زاویے سے بھی جماعت پر افضال الٰہیہ کے نزول اور جماعتی ترقیات کا جائزہ لیا جائے ایسے عظیم الشان نظارے نظر آتے ہیں کہ انسان ورطہ حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ یہ نظارے ایک یا دو دن، ایک سال یا دو سال کے نہیں بلکہ گزشتہ 144 سال پر محیط موجیں مارتے ہوئے ایسے بحر زخار کی طرح ہیں جسے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

روحانی انقلاب:

سامعین کرام: حضرت مسیح موعودؑ جس روحانی انقلاب کے لئے مبعوث ہوئے

تھے اُس انقلاب کوظہور میں لانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایسی تائید و نصرت اور افضال الٰہیہ کا نزول جماعت کے شامل حال رہا کہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کی مثال گزشتہ چودہ سو سال میں کہیں نظر نہیں آتی۔ قادیان کی گمنام بستی سے وہ شعاع نور پھوٹی جس نے رفتہ رفتہ کل عالم کو نور محمدیؐ سے بھر دینا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ **یحی الدین و یقیم الشریعہ** کے مطابق اسلام کو زندہ کرنے اور حقیقی دین محمدی کو قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؑ کی بعثت کے نتیجہ میں احمدیت نے شرک کی بیخ کنی کی اور توحید خالص کو دنیا میں قائم کیا اور دنیا سے فاسد اور بدعقائد اور رسومات کو ختم کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے نتیجہ میں احباب جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل نازل ہوا کہ اُنہوں نے اُس زندہ اور حقیقی خدا کو پا لیا جس کی پہچان حضرت محمد عربی ﷺ نے کرائی تھی۔ ایسے بھی تھے جو دہریت کی مسموم فضاؤں سے متاثر تھے بلکہ دہریہ ہی ہو گئے تھے لیکن اللہ کے فضل سے واپس خدا کی طرف آئے اور ایسے آئے کہ خدا سے ہمکلام ہوئے اور خدا کے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اُنہوں نے **أُجِيبُ دعوة الداع اذا دعان** کے نظارے خود ملاحظہ کئے صاحب کشوف و الہام ہوئے اور وصال الٰہی اور لقاء الٰہی کے شربت شیریں کے جام نوش کئے۔ وہ ناخدا شناسی سے خدا شناسی میں اتنے بڑھ گئے کہ نہ صرف باخدا وجود بنے بلکہ خدا نما وجود بنے اور دوسروں کی راہنمائی اور ہدایت کا ذریعہ بن گئے۔

وہ خدا اَب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مریدوں کے بارہ میں فرمایا:

”میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو اُن کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور اُن کے صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں.... میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج اُن کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں۔“

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 15 تا 21 ستمبر 2006ء صفحہ:10)

خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا:

سامعین کرام! جماعت احمدیہ پر افضال الٰہیہ کے نزول کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہزار ہا مخالفتوں کے باوجود وہ اس کو عظیم الشان ترقیات سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ قُرآن مجید میں سورۃ الفتح میں الٰہی جماعتوں کے آغاز کی مثال ایک حقیر بیج کی طرح سمجھائی گئی ہے جو ایک کونپل کی طرح پھوٹتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ ایک تن آور درخت بن جاتا ہے جسے دیکھ کر اس کی آبیاری کرنے والی جماعت مؤمنین کو تو خوشگوار حیرت ہوتی ہے لیکن کفار جوش اور غیض وغضب میں بڑھ جاتے ہیں۔ اگر جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہ ہوتا بلکہ کسی انسان کے ہاتھ کا کرشمہ ہوتا تو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے ساتھ ہی یہ سلسلہ نابود ہو جانا چاہئے تھا۔ جیسا کہ اخبار وفادار نے آپ کی وفات پر بجا طور سے لکھا تھا کہ

”مرزا صاحب کے بعد اگر سلسلہ احمدیہ نابود ہو جائے گا تو سمجھو کہ مرزا جھوٹا ہے اور اگر ترقی کرے گا اور اس کے بعد اس کی جماعت یا اس کا کوئی جانشین اس کے عشق میں ترقی دینے میں کامیاب ہوا تو سمجھ لینا کہ مرزا سچا اور وہ الہام باری سے مستفیض ہوا۔ اور اگر اس کی جماعت یا جانشین مٹتے چلے گئے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسی مذہبی رخنہ اندازی کبھی پسند نہیں۔“

(اخبار وفادار لاہور 14 جولائی 1908ء)

سامعین کرام! یہ شجرہ احمدیت جب **أَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ** کے مطابق کونپل کی شکل میں تھا تو اُسے کچلنے اور مسلنے کے لئے مخالفوں اور منکروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بھی، خلفاء احمدیت کے زمانہ میں بھی یہ کوششیں ہوتی رہیں اور اب خلافت خامسہ کے زمانہ میں اب بھی جاری ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یہ کونپل بڑھتی پھولتی اور پھیلتی رہی۔ ایک طرف **لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ** کے مطابق منکرین کا غیظ و

غضب اور زیادہ بڑھتا رہا لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق احمدیت کے حق میں اپنی تائید و نصرت اور اپنے لازوال افضال و برکات ہر آن، ہر وقت اور ہر دن دکھاتا رہا اور دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کس جلال سے فرماتے ہیں:

"تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا۔ ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اُس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بیکس تھا اُس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اُس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادتمند کر دیا۔... میں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور میں اُس کے پروف دیکھنے کے لئے اور کتاب کے چھپوانے کے لئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا اور نہ میں کوئی حیثیت قابل تعظیم رکھتا تھا وہ پادری خود حیرانی سے پیشگوئیوں کو پڑھ کر باتیں کرتا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ایسے معمولی انسان کی طرف ایک دنیا کا رجوع ہو جائے گا۔ پر چونکہ وہ باتیں خدا کی طرف سے تھیں میری نہیں تھیں اس لئے وہ اپنے وقت میں پوری ہو گئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79-80)

خلافت احمدیہ کے ادوار میں:

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت اولیٰ میں شخصی خلافت کے سوال کو اٹھا کر جماعت میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ خلافت ثانیہ میں یکے بعد دیگرے مختلف فتنوں نے سر اٹھایا۔ احراریوں کا فتنہ اُٹھا ملک گیر مخالفانہ تحریکات اٹھیں۔ خلافت ثالثہ کے دور میں جماعت احمدیہ کے خلاف ظالمانہ قانون سازی کرنے پر مخالفین نے شادیانے بجائے۔ اور جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑانے کی باتیں ہوئیں۔ خلافت رابعہ میں ایک اور ظالم اور جابر حکمران نے سیاہ قانون کو سختی سے نافذ کر کے جماعت پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوشش کی اور احمدیت کو (نعوذ باللہ) ایک کینسر قرار دے کر اسے جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کی بھڑ ماری۔ اب خلافت خامسہ میں بھی طرح طرح کے حیلے بہانوں سے افراد جماعت کو تکلیف پہنچانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ کم و بیش ایک سو کی تعداد میں افراد جماعت کو شہید کیا گیا۔

لیکن سامعین کرام! کیا آپ گواہ نہیں ہیں کہ ہر وقت دشمن کو ذلت اُٹھانی پڑی۔ ہر لحہ اُس کو مونہہ کی کھانی پڑی اور اُس کے عزائم و منصوبوں کو اللہ تعالیٰ نے خاک میں ملا کر اُس کو ہر بار ناکام اور نامراد کر دیا؟ دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو اپنے وعدوں کے موافق ترقیات پر ترقیات عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور دنیا کے 213 ممالک میں جماعت کا نفوذ ہو چکا ہے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اُٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اُڑا دے گا خاک اُن کی، کرے گا رُسوائے عام کہنا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور عجیب۔ یہ خدا کا نشان اور اعجاز ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 176۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اشاعت اسلام کی پانچ شاخیں:

سامعین حضرات! اسلام کی نشاۃ ثانیہ الٰہی پیش خبریوں کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد مسیح و مہدی موعود کے زمانہ میں مقدر تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے 1891ء میں اسلام کی موعودہ ترقی اور نشاۃ ثانیہ کا احاطہ کرنے کے لئے پانچ شاخوں کی بنیاد رکھنے کا اعلان فرمایا۔ یہ پانچ شاخیں (i) تالیف و تصنیف (ii) اشتہارات (iii) مہمانان کرام کی آمد (iv) مکتوبات (v) اور مریدین و مبائعین کا سلسلہ ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں شجر اسلام کی یہ شاخیں تر و تازہ رہیں اور اللہ

تعالیٰ کی تائید ونصرت اور لازوال افضال و برکات کے نتیجہ میں پھلتی پھولتی رہیں اور عظیم الشان پھل دیتی رہیں۔

آپؑ کی وفات کے بعد جماعت میں الٰہی وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ قائم ہوئی جس کے ہر مبارک دَور میں اشاعت اسلام کا سلسلہ بدستور بڑھتا چلا جارہا ہے اور یہ شاخیں مسلسل پھیلتی اور پھولتی جارہی ہیں۔خلافت خامسہ کے انقلاب انگیز دَور میں اِنِّی مَعَكَ يَا مَسْرُوْر کے وعدے کو ہم اپنی آنکھوں سے پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔وقت کی رعایت سے ان شاخوں کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

(1) تالیف وتصنیف: اشاعت دین کی ان پانچ شاخوں میں سے پہلی شاخ ''تالیف وتصنیف'' ہے۔اس شاخ کے تحت اشاعت اسلام کے کاموں کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے ہی اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال کا نزول ہورہا ہے۔تالیف وتصنیف کے کام کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مخالفین کو ستّر الماریوں پر اعتراض تھا۔ اب تو جو لٹریچر دنیا بھر میں شائع ہورہا ہے وہ ستر کیا،سات سو کیا، سات ہزار کیا بلکہ بغیر مبالغہ سات لاکھ الماریوں میں بھی شاید نہ سما سکے۔وہ کتب جن کی اشاعت کا آغاز چند ہزار سے ہوا تھا خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں آج خدا کے فضل سے ان کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔کئی ممالک میں جماعت کے اپنے پریس قائم ہوچکے ہیں جہاں سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں اشاعت اسلام کیلئے کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔

خلافت خامسہ میں سالانہ تقریباً نو لاکھ سے دس لاکھ کتب کی اشاعت ہوتی ہے۔لیف لیٹس اور اشتہارات کی لاکھوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

انیس سے زائد نئی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ومختصر تفسیری نوٹس کی اشاعت خلافت خامسہ میں ہوئی ہے۔جبکہ اب تک جماعت کے ذریعہ شائع شدہ تراجم قرآن کی کل تعداد 76 ہو چکی ہے۔اور جماعتی لٹریچر کے تراجم کی تعداد تو لاکھوں کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔

(2) اشتہارات: اشاعت اسلام کی دوسری شاخ اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ابتدائی تین سالوں میں اس وقت اپنی توفیق کے مطابق جماعت نے بیس ہزار اشتہار شائع کئے تھے اور بہت خوشی محسوس کرتی تھی،آج ان کی تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔حضور انور نے صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر جماعتی تعارف پر مشتمل اشتہارات ہر ملک کی آبادی کے کم از کم دس فیصد حصہ تک پہنچانے کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔اس پر عمل کے نتیجہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں کروڑوں کی تعداد میں اشتہارات کے ذریعہ کروڑہا افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ دنیائے صحافت کا ایک شعبہ اخبارات اور رسائل ہیں چنانچہ جماعت میں سینکڑوں اخبارات اور رسائل شائع ہورہے ہیں۔دیگر اخبارات میں بھی جماعتی مضامین کی ہزاروں کی تعداد میں اشاعت ہوتی رہتی ہے جن کے ذریعہ کروڑوں لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

اکیسویں صدی میں خلافت خامسہ کے عہد سعادت میں صحافت نے ماس میڈیا کی صورت اختیار کرلی ہے جس کے ذرائع مثلاً ٹی وی اور ریڈیو چینلز کے ذریعہ بھی تبلیغ اسلام کا کام جاری ہے۔ایم ٹی اے کے 8 چینلز اور 27 ریڈیو اسٹیشنز رات دن دنیا کی مختلف زبانوں میں اسلام احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہے ہیں۔

(3) آمد مہمانان اور ملاقاتیں: اشاعت اسلام کی تیسری شاخ مہمانان کرام کی آمد سے متعلق ہے۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے۔'' (فتح اسلام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 14)

ہر خلیفہ وقت کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز مصروفیات کا ایک پہلو افراد جماعت اور دیگر اغراض سے آنے والے غیر از جماعت اور باثر افراد سے ملاقات کا ہے جس میں ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ اور دیگر ممالک

کے جلسہ ہائے سالانہ پر آنے والے روحانی پرندوں کے علاوہ دوران سال آنے والے مخلصین بھی شامل ہیں۔

قادیان میں 1891ء میں جس جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے رکھی وہ جلسہ اب اسّی سے زائد ممالک میں منعقد ہو رہا ہے جہاں لنگر مسیح موعودؑ بھی جاری ہوتا ہے۔ ان جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد لاکھوں میں ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ کو قادیان کے کسمپرسی کے زمانہ میں 1882ء میں الہام ہوا کہ وَسِّعْ مَکَانَكَ یعنی اپنے مکان وسیع کر۔ اس میں آئندہ جوق در جوق مہمانوں کی آمد کی طرف اشارہ تھا۔ حضور علیہ السلام اس وقت کی مالی توفیق کے مطابق صرف تین چھپر ہی بنوا سکے۔ لیکن اس کے بعد دنیا بھر میں مہمانانِ مسیح موعودؑ کے لیے توسیع مکانات کا خوبصورت نظارہ ہمیشہ جاری رہا ہے۔

خلافتِ خامسہ میں یہ توسیع خاص طور پر برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، پاکستان اور بھارت میں جاری رہی لیکن خاص طور پر مرکز اوّلین قادیان میں جو توسیع اور تزئین خلافت خامسہ میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ظاہر ہوئی اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ نور ہسپتال، فضل عمر پرنٹنگ پریس، جامعہ احمدیہ، توسیع مسجد اقصیٰ، مختلف مساجد کی مرمت، نور الدین لائبریری اور سرائے وسیم کے ساتھ ساتھ دیگر کئی سرائے تعمیر ہو چکے ہیں۔

(4) مکتوبات: اشاعت اسلام کی چوتھی شاخ مکتوبات ہے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔“

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 23)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد تمام خلفائے احمدیت کے ادوار میں بھی خطوط کے ذریعہ رابطہ، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کا سلسلہ بدستور ترقی پذیر رہا۔

خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں جماعت میں وسعت اور ذرائع رسل و رسائل میں تیز رفتار ترقی کے ساتھ اس شعبہ میں ایک غیر معمولی تغیر آیا۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف خطوط پر مشتمل ڈاک کی تعداد سالانہ دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ مختلف ممالک اور اداروں کی طرف سے آنے والی رپورٹس اس کے علاوہ ہیں۔

(A DAY IN THE LIFE OF HAZRAT KHALIFATUL MASIH aba)(YOUTUBE/MTAONLNE)

یقیناً یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک غیبی ہاتھ مسلسل خلافت کی تائید میں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد قیامِ امنِ عالم کی خاطر دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور سربراہوں کو بذریعہ خطوط مخاطب کرنے کا موقع پیدا ہوگیا جو خلافت خامسہ کے کارہائے نمایاں کا ایک درخشاں اور تاریخی پہلو ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے حکمرانوں کو درپیش عالمی خطرات کے تناظر میں قیام امن کی خاطر سنجیدہ تعاون اور جدو جہد کے لیے خطوط لکھنے کا اہتمام فرمایا۔

(5) سلسلہ مریدین اور مبائعین: اشاعت اسلام کی پانچویں شاخ ”مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ 40 نفوس پر مشتمل قافلہ حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ میں ہی 4 لاکھ تک پہنچ گیا تھا۔ 27 دسمبر 1907ء بروز جمعہ جلسہ سالانہ پر حضرت اقدس نے اپنی تقریر میں فرمایا:

”یہ بھی اللہ جل شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سرتوڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت چار لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی۔ اور یہ بڑا معجزہ ہے کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہیں اور جانکاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہیں اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں مگر خدا ہماری جماعت کو بڑھاتا جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 374 جدید ایڈیشن)

آج خلافت خامسہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قیام دو سو تیرہ ممالک میں ہو چکا ہے جن میں سے اڑتیس ممالک وہ ہیں جن میں عہد خلافت خامسہ میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے وہ تعداد جو پہلے 40

تھی پھر سینکڑوں میں تبدیل ہوئی پھر ہزاروں میں، پھر لاکھوں میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کروڑوں میں داخل ہوچکی ہے اور صرف عہد خلافت خامسہ کے 20 سالہ بابرکت دور میں ایک کروڑ کے قریب سعید فطرت لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف سال 2022-23 میں بیعتوں کی تعداد دولاکھ ۱۷؍ہزار ۱۶۸؍رہی۔ ۱۰۱۶؍مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔ دنیا بھر میں ۳۳۰؍نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ نئی مساجد اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد کی تعداد ۱۸۵؍رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ۱۲۴؍مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

(بحوالہ خطاب حضور انور برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا:

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے 1898ء الہاماً مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ یہ اکیلا الہام ہی حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ دنیا کا کونسا کونا اور کنارہ ہے جہاں احمدیت کا نور نہ پہنچا ہو اور اس الہام کی تکمیل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بشارت و اشرقت الارض بنور ربھا پوری نہ ہوئی ہو۔

ایک غیر از جماعت مولوی کا اعتراف:

”ہم ملائیشیا میں گئے وہاں قادیانی، انڈونیشیا میں گئے وہاں قادیانی اور دنیا کا آخری کونا جنوب میں وہاں کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کا آخری شہر وہاں قادیانی ہمارے والد صاحب گئے ہیں اور یہ ہمارے بھائی جاوید گئے ہیں شمالی آخری کونا ناروے وہاں پر قادیانی دنیا کا مشرق میں آخری کنارہ بلیا، جزائر فجی وہاں قادیانی۔ دنیا کا مغربی کنارہ گھانا وہاں پر قادیانی۔“ (بحوالہ کتاب الفضل آن لائن

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا سب سے بڑا کردار خود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس زمانہ میں ادا فرما رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے خطبات وخطابات، جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر، ورچول ملاقاتیں، مختلف ممالک میں دورہ جات، پریس کانفرنسز، امن کانفرنسز، دنیا کے ایوانوں میں خطابات، اس سلسلہ میں کلیدی رول نبھا رہے ہیں۔ اور دنیا میں قائم 11 جامعات سے فارغ التحصیل مبلغین کرام اور واقفین نو، واقفین زندگی اس کام میں آپ کے معاون ومددگار رہونے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

خدمت خلق:

خدمت خلق کے میدان میں بھی جماعت کو جو پذیرائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہورہی ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت 12 ممالک میں 37 ہسپتالوں اور کلینکس میں 50 سے زائد ڈاکٹرز خدمت خلق کا مقدس فریضہ ادا کررہے ہیں۔ خلافت خامسہ میں 300 سے زائد نئے سکولز کا قیام عمل میں آیا اور اب اس سکیم کے تحت 680 سے زائد سکولز غریب ممالک میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ ساٹھ 60 ممالک میں رجسٹر ہوکر خدمت انسانیت کے کاموں میں عالمی سطح پر غیر معمولی خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء:

(یعنی خوابوں، رویا کے ذریعہ قبولیت احمدیت کے نظارے)

معزز سامعین! افضال الٰہیہ کے نزول اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات کا ایک پہلو جہاں میدان تبلیغ

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 26،25 اور 27؍اکتوبر 2024ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

میں تائیدات الٰہیہ ہے وہاں قبولیت احمدیت کے لئے خوابوں اور رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی دوسرا پہلو ہے۔سینکڑوں واقعات جوحضورانوراپنے خطبات اور خطابات میں بیان فرماتے ہیں اُن میں سے صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔حضورانورخطبہ جمعہ مورخہ 27رمئی 2022ء میں ایک واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

گنی بساؤ افریقہ کا ایک دُور دراز کا ملک ہے وہاں عبداللہ صاحب پہلے ایک عیسائی دوست تھے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھی کہ ایک شخص ہے جس کی سفید داڑھی ہے اور اس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اور لوگوں سے خطاب کررہاہے اور مکمل خاموشی کے ساتھ لوگ یہ خطاب سن رہے ہیں۔ کہتے ہیں اس شخص کا خطاب کرنے کا انداز بالکل سادہ اور ہمارے لوگوں سے مختلف تھا۔جب ان کی آنکھ کھلی تو ان کو کچھ سمجھ نہیں آئی پھر وہ بھول گئے۔کچھ دنوں کے بعد پھر ان کو دوبارہ اسی طرح سے ملتی جلتی خواب آئی اور اس سے ان کے ذہن میں وہ چہرہ بیٹھ گیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان کو خواب آئی اور وہ کوشش کرتے رہے کہ پتہ چلے کہ یہ کون شخص ہے لیکن پتہ نہیں کرسکے۔ایک دن اتفاق سے گاؤں کے قریبی شہر فرین (Farin) میں واقع ہماری مسجد میں گئے۔اس دن جمعہ تھا۔احباب جماعت ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سن رہے تھے۔وہ کہتے ہیں مجھے دیکھ کر انہوں نے فوراً معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو خطبہ دے رہا ہے؟انہوں نے کہا یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔بہرحال وہ اس پر خاموشی سے بیٹھے خطبہ سنتے رہے اور خطبہ جمعہ کے بعد احباب کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز ختم ہونے کے فوراً بعد کھڑے ہو گئے اور سب احباب کے سامنے کہنے لگے کہ مَیں آج اسلام قبول کرتا ہوں اور بتانے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تین بار خواب میں یہ شخص دکھایا ہے جس کا میری روح پر بڑا اثر تھا اور مَیں ایک عرصہ سے اس تلاش میں تھا مگر آج اتفاق سے آپ کی مسجد میں آیا ہوں تو آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے۔ وہی چہرہ ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا اور اسی طرح نظارہ تھا جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ لوگ خاموشی سے بیٹھے خطاب سن رہے ہیں اور مَیں اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کہاں کہاں پہنچی ہوئی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ تائیدات کے نظارے بھی کیسے کیسے دکھا رہا ہے۔اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا،انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے،اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا اور اس کے جھوٹ کا پول کھل جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ ختم ہونے کا سوال نہیں ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ ترقیات دکھا رہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ’’مخالفوں نے ہر طرح مخالفت کی مگر خدا نے ترقی دی۔یہ سچائی کی دلیل ہے کہ دنیا ٹوٹ کر زور لگا دے اور حق پھیل جاوے‘‘ فرمایا کہ’’اب ہمارے مقابل کونسا دقیقہ مخالفت کا چھوڑا گیا مگر آخر ان کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔یہ خدا کا نشان ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد4 صفحہ186۔ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا مخالفین زور لگاتے رہے اور لگا رہے ہیں مگر آج بھی مخالفین کا باوجود ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے، بڑے بڑے علماء کی ہمارے خلاف ہر طرح کی تدبیریں کرنے کے بلکہ حکومتوں کی احمدیت کی مخالفت میں پُرزور کارروائیوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات ہی پوری ہو رہی ہے کہ مخالفین ناکام ہوئے اور یہ خدا کا نشان ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ16اکتوبر2015ء)

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

★......★......★

کتابچہ ''حیاتِ مسیحؑ بجواب وفات مسیحؑ'' پر ایک نظر

قسط: 1

(غلام نبی نیاز۔ سابق مبلغ انچارج صوبہ جموں وکشمیر)

پس منظر: کچھ عرصہ ہوا ایک دوست نے خاکسار کو ایک مختصر کتابچہ موسوم بہ ''حیات مسیح بجواب وفات مسیح علیہ السلام'' مصنفہ مفتی عبد الرؤوف صاحب گلاب بغرض مطالعہ و اظہار رائے عنایت فرمائی۔ گلاب صاحب سے احقر کا عرصہ سے تعارف ہے۔ نہ صرف ان سے بلکہ اگر میں صحیح ہوں تو ان کے برادر اصغر مکرم معراج الدین صاحب مبین سے بھی نہ صرف تعارف ہے بلکہ ہمدردانہ تعلق بھی رہا ہے۔ محترم مبین صاحب ایک تعلیم یافتہ، دیندار اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک ہیں، ایک ماہانہ رسالہ دعوت الحق کے نام سے چلاتے ہیں۔ طبیعت کے بہت ہی نرم اور باتوں میں ملائمت کے زیور سے آراستہ ہیں۔ گلاب صاحب کا دیرینہ مشغلہ ہے کہ مختلف موضوعات پر لکھتے رہتے ہیں۔ حسب حالات خاکسار کو بھی اپنی تصنیفات دیتے رہے ہیں۔ مصنف چونکہ مکتبہ اہل حدیث سے تعلق رکھتے ہیں اور غالباً آج کل دفاع جمیعۃ اہل حدیث پرے پورہ سے منسلک ہیں۔ واضح رہے کہ یہاں مکتب اہل حدیث سے تعلق رکھنے والوں کو مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے۔ گلاب صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اپنی سیمابی طبیعت کی وجہ سے کسی جگہ ٹک نہیں پاتے۔ وجوہات کیا ہیں؟ واللہ اعلم۔ اپنے ہی لوگوں میں موصوف مختلف ناموں سے یاد کیے جاتے ہیں۔ ان کی تحریرات کو کوئی مکتب فکر زیادہ اہمیت نہیں دیتا نہ صرف دوسرے مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے بلکہ خود ان کے ہم خیال بھی ان کے لکھے کو درخور اعتناء نہیں گردانتے اور نہ ہی بھاؤ دیتے نظر آتے ہیں۔ وہ خود لکھتے ہیں۔ ''صرف چند قلیل دوست اور احباب ہیں جو حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔'' (حیات مسیح صفحہ نمبر 64)

زیر نظر کتابچہ حیات مسیح 80 صفحات پر مشتمل ہے۔ اصل میں یہ کتابچہ صرف 62 صفحات پر مشتمل ہے باقی صفحات پر کچھ خطوط اور غیر متعلقہ نظمیں چھپی ہیں۔

اس کتابچہ کے علاوہ بھی مختلف دوستوں نے کئی ایک چھوٹی بڑی کتابیں خاکسار کو بھیجی ہوئی ہیں۔ سب کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ وہی پرانا راگ الاپا گیا ہے یا الاپا جاتا ہے، وہی پرانے گھسے پٹے اعتراضات اور سوالات کو دہرایا گیا ہے جن کا جماعت کے علماء کی طرف سے کافی وشافی جواب دیا گیا ہے۔ ایسی کتب میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ بعض مخالفین نے ناپسندیدہ زبان کا استعمال کھلے بندوں کیا ہوا ہے۔ ''حیات مسیح'' کی کتابچہ کے مصنف نے بھی ایسا ہی وطیرہ اپنایا ہوا ہے۔ جس کا از حد افسوس ہے۔ اَلدَّنَاءُ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ یعنی برتن سے وہی کچھ نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ پس جن کی فطرت میں خوف خدا نہیں وہ نیش زنی کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ اے کاش مسلم امہ آپسی اختلافات کو علمی طور پر حل کرنے کی توفیق پائے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

شدید اصرار: مصنف 'حیات مسیح بجواب وفات مسیح علیہ السلام' کے مطابق علاقہ کوٹھار کے محمد سلطان صاحب اور فاروق احمد صاحب نے ان کو 'الحجۃ البالغۃ' تصنیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ اور 'وفات مسیح علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتویٰ' دو کتاب دے کر کہا کہ ہر دو کتب کا جواب لکھا جائے چنانچہ ان کے شدید اصرار پر یہ کتاب لکھی۔ اچھی بات ہے اپنے عقیدہ اور موقف کو بیان کیا۔ لیکن کیا یہ مناسب اور ضروری نہ تھا کہ ہر دو کتب میں بیان شدہ دلائل اور علمی باتوں کا ذکر کر کے علمی طور پر ان کا رد کرتے اور علمائے مصر کے فتویٰ کو غلط ثابت کر کے دکھاتے۔ لیکن ایسا نظر نہیں آتا اس طرح یکطرفہ کسی کے عقیدہ کو پڑھ کر فیصلہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟ یہ طریق قرین انصاف ہرگز نہیں کہلا سکتا۔ معقول طریق اپنانے کے برعکس مصنف اپنی تصنیف میں لکھتے

ہیں۔ ''چونکہ عام لوگوں کو علمی انداز سے بات سمجھ میں نہیں آتی اس لیے میں عام فہم انداز سے مرزائیت کا خاکہ (نقشہ) پہلے دکھاؤں گا پھر اصلی کتاب کا جواب لکھوں گا۔'' (حیات مسیح صفحہ نمبر 3)

اس طرح عام لوگوں کو کم فہم لکھ کر علمی انداز سے بات سمجھ میں نہ آنے کے دہائی دے کر معقول طریق اپنانے سے گریز کا راستہ اختیار کیا اور قارئین کرام کے ذہنوں کو متنفر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریرات (جو تعبیر طلب و تحقیق طلب ہیں) کو دوسرے مخالفین کی کتب سے من و عن نقل کر کے خود کو محقق اور عالم ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ''نقل را چہ عقل''۔ اگر اصل کتاب کا مطالعہ خود کیا ہوتا تو حقیقت سامنے آجاتی۔ یہ اصول ہر اس فرد کے لیے ضروری ہے جو دوسروں پر جرح کرنے کے درپے رہتا ہے۔ مصنف کے کتب سے یہی بات اخذ ہوتی ہے کہ وہ اپنے کتب کو زیادہ سے زیادہ کیش کرانے کی فکر میں رہتے ہیں۔

مصنف حیات مسیح نے اپنے موقف کے تائید میں جماعت احمدیہ کے کچھ مخالف علماء کی تقاریر اور کشمیری نظمیں بھی درج کی ہیں۔ نیز قرآن حکیم کی چند ایک آیات کریمہ سے بھی استدلال کرنے کی سعی کی ہے۔ واضح رہے کہ مصنف اس بات پر پختہ اعتقاد و ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قرب قیامت ان کا نزول آسمان سے ہی مقدر ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں وہ خود بھی منتظر فردا ہیں اور دوسروں کو بھی باور اور قائل کرانے کی کوشش میں دلائل دینے کے جتن بھی کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ ان کا حق ہے کہ اپنے موقف کو بیان کرنے کے لیے جو بھی دلائل وہ دینا چاہتے ہیں، تہذیب اور شائستگی کے دائرے میں رہ کر دیں۔

اسلام آزادی رائے کا علمبردار ہے اور دنیا کو یہ نعمت عظمیٰ اسلام کی ہی دین ہے۔ لیکن کچھ حدود و قیود کے ساتھ، بے لگام ہو کر نہیں۔ اس بات کا ازحد افسوس ہے کہ مصنف کتابچہ نے حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے بارے میں جس زبان کا استعمال کیا ہے وہ کسی بھی صورت میں قابل پذیرائی نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور مخالفین کا ردعمل: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ‌ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (یٰس: 31) یعنی 'وائے حسرت بندوں پر! اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اُس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔' ایسا سلوک نہ صرف رسولوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے بلکہ اولیاء کرام اور ائمہ حضرات بھی شقی اور بدبخت لوگوں کے طعن و تشنیع سے مامون نہیں رہے۔ تاریخ کے اوراق ایسے حالات سے بھرے پڑے ہیں۔ ایسا ہی اہل بصیرت نے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے بارے میں بھی قبل از وقت پیش خبریاں کر رکھی ہیں کہ اہل دنیا ان کو بھی طعن و تشنیع، تمسخر اور ایذاء رسانی کا شکار بنا دیں گے۔ چنانچہ چھٹی صدی کے ممتاز مفسر اور پیشوائے طریقت حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

''جب امام مہدی دنیا میں ظاہر ہوگا تو علمائے ظاہر سے بڑھ کر ان کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہوگا کیونکہ مہدی کی وجہ سے ان کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔'' (فتوحات مکیہ جلد سوم صفحہ نمبر 336)

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حج الکرامہ کے صفحہ 363 میں علماء وقت اور مقلدین فقہاء کی طرف سے مہدی علیہ السلام کی مخالفت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

''وحسبِ عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند'' یعنی علماء اپنی عادت کے مطابق مہدی کے کافر اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیں گے۔

ابوالخیر نواب مولوی نور الحسن خان صاحب ابن نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں۔ ''یہی حال مہدی علیہ السلام کا ہوگا اگر وہ آ گئے تو سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے۔ ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے اور کہیں گے کہ یہ شخص تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔'' (اقتراب الساعۃ: 224)

فرقہ دیوبند کے پیشوا مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے یہ پیش گوئی فرمائی۔ ''امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق ہوں گے اس لیے کروڑوں لوگ مہدی سے روگردانی کریں گے۔'' (قاسم العلوم صفحہ 110)

ایسا ہی ہوا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت

ومہدویت کیا تو علماء دہر نے آپ کی زبردست مخالفت کی اور حکم کفر دے دیا۔آپ ایسے وقت میں مامور ہو کر آئے جب اسلام دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا تھا۔

تیرھویں صدی ہجری میں مغربی ممالک میں مادہ پرستی ایسے پھیلی جس کا لازمی نتیجہ تمام دنیا میں ظاہر ہونے لگا۔ چنانچہ چودھویں صدی ہجری میں دہریت اور دنیا پرستی کے خطرناک فتنے دنیا میں عام ہوئے۔ اسلامی ممالک جن کی رہی سہی ساکھ داؤ پر تھی بھی دہریت اور مادہ پرستی کے زہریلے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ایک طرف مسلمانوں کی نوجوان پود ایسے دور میں دینی و دنیوی دونوں طرح کے علوم سے زیادہ بہرہ ور نہ تھے۔لہذا وہ دوسرے فلسفوں کا شکار ہونے لگے۔دوسری طرف اسلام دشمنوں نے شدید حملے شروع کئے اور مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو پہلے ہی اس صورتحال سے آگاہی بخشی تھی۔فرمایا کہ

’’دوسری قوم اسلام پر ایسا حملہ آور ہوں گے جیسے شدید فاقہ کش مرغوب کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔‘‘(حدیث)

مسلمانوں کی حالتِ زار:

تاریخ کی اوراق گردانی سے پتہ لگتا ہے کہ یہ وہ ایام تھے جبکہ مسلمانوں کی رہی سہی ساکھ بھی ختم ہو چکی تھی۔آپسی سر پھٹول، معمولی باتوں پر اختلافات ،ایک دوسرے کو کافر گردانناا یہ عام بات تھی۔ سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ روحانی زوال بھی تھا۔ چنانچہ مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔

’’1857ء کے انقلاب نے مسلمانوں کے ہر ایک نظم کو پارہ پارہ کردیا اوران کے تمام امتیازات کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا۔‘‘

(آزاد مؤرخہ 24جنوری 1957ء صفحہ 2 کالم 2)

یہ وہ زمانہ تھا جہاں مایوسی ہی مایوسی کی تحریریں ملتی ہیں۔علماء اور لیڈروں کے خطابات کتابوں کے اوراق نظم ہو یا نثر ہر جگہ ایسا ہی پڑھنے کو ملتا ہے۔ مولانا حالی کے مسدس اس زمانے کے حالات کا آئینہ ہیں۔ ایک طرف یہ صورتحال تھی تو دوسری طرف دشمنان اسلام خصوصا عیسائی اور آریہ اور مغربی فلسفہ کے دلدادہ خلاف اسلام لٹریچر شائع کرنے میں نہایت چاق و چوبند نظر آتے ہیں ۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن اور نورانی تعلیم کو یہ نادان دشمن اپنے پھونکوں سے بجھانے کی ناکام کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے خزانوں کے منہ کھولے تھے۔مسلمان قوم بدقسمتی سے مادیت کو ہی سب کچھ جاننے لگی تھی۔ چنانچہ قوم مسلم کی اس کمزوری سے عیسائی مناد بخوبی واقفیت تھے۔ انہوں نے اپنے دجل سے اس حربے کا خوب استعمال کیا۔ اگر مسلمان تعلیم قرآن سے واقف ہوتے تو شاید یہ نوبت کچھ اور ہوتی۔لیکن وائے حسرت ملحدانہ اور بے دین کرنے والے فلسفے اور لٹریچر سے نہ صرف نئے تعلیم یافتہ نوجوان ہی گرفتار ہو رہے تھے بلکہ پرانی طرز کے اہل علم سمجھے جانے والے مسلمان بھی اس فلسفے کے زہریلے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکے۔ چنانچہ آگرہ کی شاہی مسجد کے امام وخطیب مولوی عماد الدین صاحب سے پادری عماد الدین بن گئے۔ اور بہت سے علماء کہلانے والے ان حملوں کی تاب نہ لا کر یا تو لالچ میں یا واقعی اپنے کم علمی کی وجہ سے عیسائیت کے آغوش میں جا بیٹھے تھے۔عبداللہ آتھم جیسے لوگ بھی پادری بن

129واں جلسہ سالانہ قادیان۔2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 27، 28 اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

گئے ۔ یہ وہ صورتحال تھی جس کے پیش نظر ہر دردمند مسلمان جس کے دل میں ذرہ بھی حبِ رسولؐ اور حُبِّ اسلام تھا پریشان حال تھا۔ مسلم علماء اور ائمہ مساجد اور عوام کے فرزند کے ارتداد اور بے دینی کو دیکھ کر ہی ابوالخیر مولوی نواب نور الحسن خان صاحب ابن مولوی صدیق حسن خان صاحب نے یوں بیان کیا۔

''یہ بڑے بڑے فقیہہ ،بڑے بڑے مدرس ، یہ بڑے بڑے درویش جوڈ نکا دینداری اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں، ردّ حق تائید باطل، تقلید مذہب تقیید مشرب میں مخدوم کا لانعام ہیں۔ سچ پوچھو! دراصل پیٹ کے بندے، نفس کے مرید اور ابلیس کے شاگرد ہیں۔ چندیں شکل از برائے اکل ان کی دوستی و دشمنی۔ اُن کے باہم کار دّو کد صرف اسی حسد اور کینے کیلئے ہے۔ نہ خدا کیلئے، نہ امام کیلئے، نہ رسول کیلئے۔'' (اقتراب الساعۃ ص8 مطبوعہ بنارس 1379ھ)

الختصر یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں پر ادبار کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ سیاسی لحاظ سے بھی اور روحانی طور پر بھی زوال آ چکا تھا، مذہبی غیرت مفقود تھی،عیسائی مناد مادیت اور دہریت کے امتزاج سے مرکب مغربی علوم کا بھرپور استعال کر کے دوسرے مذاہب پر عموماً اور اسلام پر خصوصاً جارحانہ اقدامات کر رہے تھے اور مسلمانوں کو خصوصاً حلقہ بگوش عیسائیت لانے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے تھے اور مسلمانوں کے زبوں حالی کی وجہ سے وہ ان کے جال میں آتے جا رہے تھے اور عیسائی قوم کے حوصلے اس قدر بلند ہو گئے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے خواب دیکھ رہے تھے۔

یہ وہ دور تھا جب عیسائی پادری ہندوستان کے گلی کوچوں میں دندناتے پھرتے تھے۔ حکومت ان کی اپنی تھی۔ لہٰذا ان کی مکمل پشت پناہی بھی حاصل تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کی اعتقادی کمزوری اور معاشی بدحالی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے خزانوں کے منہ کھولے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ موجود ہونے اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمین میں مدفون ہونے کو اپنا ہتھیار بنایا اور کہا جاتا ہے کہ اس طرح لاکھوں مسلمانوں اور معاشی طور پر کمزور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی عیسائی بنایا۔ (باقی آئندہ)

100 سال قبل جون 1924ء

❁ سفر یورپ کا فیصلہ:

24 جون 1924ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ویمبلے کانفرنس لندن میں اپنی شرکت کے فیصلہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا۔

''ہماری جماعت کا کام ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا ہے اور چونکہ ساری دنیا کو اسلام کے حلقہ میں لانا ہمارا فرض ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے متعلق ہم ایک مکمل نظام تجویز کریں... اس نظام کے مقرر کرنے کیلئے ضروری ہے کہ خلیفہ مغربی ممالک کی حالت کو وہاں جا کر دیکھے... مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ مذہبی کانفرنس کی تحریک کو ایک خدا کی تحریک سمجھ کر اس وقت باوجود مشکلات کے اس سفر کو اختیار کروں۔ مذہبی کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے نہیں بلکہ مغربی ممالک کی تبلیغ کیلئے ایک مستقل سکیم تجویز کرنے اور وہاں کے تفصیلی حالات سے واقف ہونے کیلئے کیونکہ وہ ممالک اسلام کے راستہ میں ایک دیوار ہیں جس دیوار کا توڑنا ہمارا مقدم فرض ہے۔''

❁ ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کی تصنیف:

سفر یورپ کے فیصلہ کا اعلان تو 24 جون 1924ء کو ہوا۔ مگر معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر حضور نے ٹھیک ایک ماہ قبل 24 مئی 1924ء کو کانفرنس کیلئے ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' کے عنوان سے مضمون لکھنا شروع فرما دیا۔ حضور کو سخت گرمی اور تپش میں صبح سے لے کر آدھی رات تک مصروف رہنا پڑتا تھا۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں۔ ''مضمون کے لکھنے کے دنوں میں مجھے بسا اوقات رات کے بارہ بارہ بجے تک اور بعض دفعہ تو دو دو بجے تک بیٹھنا پڑتا تھا۔ اس شدید گرمی کے موسم میں جبکہ دن کو کام بھی مشکل ہوتا ہے رات کے وقت لیمپ کی روشنی میں بارہ بارہ بجے تک کام کرنا سخت مشکل کام ہے اور میرے جیسے کمزور صحت کے آدمی کیلئے تو ناممکن معلوم ہوتا ہے۔'' بالآخر شبانہ روز محنت وجدوجہد کے بعد محض روح القدس کی تائید سے 6 جون 1924ء تک مضمون ختم ہو گیا۔ اس کے بعد مضمون پر نظر ثانی اور پھر انگریزی ترجمہ کے مقابلہ اور اصلاح کا کٹھن مرحلہ شروع ہوا۔ مکمل ہونے پر 3 جولائی 1924ء کو اس کی ایک نقل مذاہب کانفرنس کے منتظموں کو بھجوادی گئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 428 تا 429)

تفصیل علمی وورزشی مقابلہ جات
سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2024ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ بھارت کو سال 2024ء کو"خلافت: عافیت کا حصار" کے طور پر منانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔لہٰذا اِسی THEME کے تحت اجتماعات منعقد ہوں گے۔ان شاءاللہ۔

:علمی مقابلہ جات:

(1) مقابلہ حسن قرأت:۔ (وقت 2منٹ)

معیار اول (گریجویٹ و معلم انصار) معیار دوم (دیگر تمام انصار) (مقابلہ سے قبل شرکاء کا ٹیسٹ لیا جائے گا۔تلاوت دیکھ کر کرنے کی اجازت ہوگی تاکہ شرکاء انصار غلطی نہ کریں۔)

مقابلہ حسن قرأت کیلئے قرآن کریم کی درج ذیل حصص مختص ہیں:

(1) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ......وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (البقرۃ: 31تا34) (2) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ......وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اٰل عمران: 103تا105) (3) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ.....وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (النور: 56تا58)

(2) مقابلہ حفظ:۔ (مشترکہ ہوگا۔حفاظ شامل نہیں ہوسکیں گے)

(1) سورۃ الجمعہ مکمل (2) عمّ (30ویں) پارہ کی آخری 24 سورتیں یعنی سورۃ الشمس تا الناس

(3) مقابلہ نظم خوانی: (وقت 2منٹ۔یہ مقابلہ مشترکہ ہوگا)

نظم:۔ (1) حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کا کلام پڑھا جاسکے گا۔

(4) مقابلہ تقاریر: (وقت 3 منٹ) معیار اول اور دوم: درج ذیل عناوین مقرر ہیں: (1) خلافتِ راشدہ (2) خلافت کی اہمیت و برکات (3) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور استحکامِ خلافت (4) حضرت مصلح موعودؓ اور ذیلی تنظیموں کا قیام (5) تربیت اولاد کا انحصار خلافت سے وابستگی میں ہے (6) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی قیامِ امن کیلئے مساعی (7) منکرین خلافت کا انجام

(5) مقابلہ کوئز:۔ مشترکہ ہوگا۔

ایک ٹیم میں دو انصار شامل ہوں گے۔نصاب درج ذیل ہے۔

(i) کتاب" مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنی تحریروں کی رو سے" کے صفحات 342 تا 414۔باب وحی، الہام، کشوف ورؤیا)

نوٹ:۔ قیادت تعلیم کی طرف سے سوال و جواب جلد ہی مجالس کو بھجوائے جائیں گے۔ان شاءاللہ

(ii) معلومات عامہ: GK 2023-24ء

(iii) دوخطبات حضور انور: 27مئی 2022ء، 26مئی 2023ء

(6):۔مقابلہ مشاہدہ معائنہ

(7) عہد وفائے خلافت: یہ مقابلہ مشترکہ ہوگا

:ورزشی مقابلہ جات:

صف اول:

(1) 50 میٹر دوڑ۔(2) میوزیکل چیر۔(3) رِنگ۔(4) بیڈمنٹن ڈبل۔(5) سلوسائیکل (سلوسائیکل کا مقابلہ مرکزی اجتماع قادیان میں نہیں ہوگا۔صرف مقامی طور پر مجالس منعقد کریں گے۔)

صف دوم:

(1) 100 میٹر دوڑ۔(2) رنگ۔(3) بیڈمنٹن ڈبل (4) سائیکل ریس (صرف مقامی اجتماعات میں منعقد ہوگا)

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

"تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیئے" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

محترم گوہر احمد صاحب مرحوم آف حیدرآباد کا ذکرِ خیر

﴿اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ﴾

آپ کنڈورگاؤں (ضلع ورنگل، تلنگانہ) میں یکم جنوری 1950ء کو پیدا ہوئے تھے۔آپ 16 سال کی عمر میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حیدرآباد دکن منتقل ہو گئے ۔آپ کے والد کا نام منصور احمد اور والدہ کا نام ظہور النساء تھا۔آپ انتہائی سادہ مگر بلند اخلاق کے مالک تھے۔خاکسار جب حیدرآباد میں بطور مبلغ انچارج خدمت بجالا رہا تھا اُس وقت آپ احمد یہ مسجد جوبلی ہال میں خادم مسجد کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔آپ ہر دن فجر کی اذان سے بہت پہلے مسجد پہنچ جایا کرتے تھے اور باقاعدہ نماز تہجد ادا کرتے اور نہایت خوش الحانی سے اذان دیا کرتے تھے۔ اردگرد کے غیر احمدی بھی آپ کی اذان کو بہت پسند کرتے تھے اور آپ سے بہت احترام سے پیش آتے تھے۔

بعد نماز فجر اور عصر روزانہ باقاعدگی سے آپ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔گرمی کے موسم میں چھوٹی چھوٹی بوتلوں میں ٹھنڈا پانی بھر کر غریبوں کو پلایا کرتے تھے۔مسجد کی صفائی کا حتی المقدور خیال رکھتے ۔آپ کچھ عرصہ علیل رہ کر مؤرخہ 25 مارچ 2024ء کو وفات پاگئے ۔آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب۔تین بیٹیاں فہیم النساء صاحبہ، آمنہ بیگم صاحبہ اور حلیمہ بیگم صاحبہ ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے، مرحوم کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔اور درجات بلند فرمائے آمین

(محمد کلیم خان، مبلغ سلسلہ مرکرہ، کرناٹک)

گیا Book Fair میں تائیدِ الٰہی کا ایک نشان

مؤرخہ 27 جنوری تا 6 فروری 2024ء صوبہ بہار کے شہر گیا کے گاندھی میدان میں مگدھ کتاب میلہ انعقاد ہوا تھا جس میں جماعتِ احمد یہ گیا نے شعبہ نورالاسلام کی اجازت سے ایک بک اسٹال لگایا تھا۔ اردو، ہندی اور انگریزی میں جماعت کی کئی کتب رکھی گئی تھیں اور پھر اسٹال کو بھی بہترین بینرز لگا کر دیدہ زیب بنایا گیا تھا۔

یہاں دیگر کئی پبلیکیشنز کے علاوہ ’’اسلامک بکس‘‘ کے نام سے جماعت اسلامی کا بھی اسٹال لگا ہوا تھا۔جو مسلمان ہمارے بک اسٹال سے کتب خرید کر اُن کے اسٹال پر جاتے تھے انہیں جماعتِ اسلامی کے لوگ کہتے تھے کہ قادیانیوں کو کتب واپس کر کے آؤ۔بعض سادہ لوح مسلمان ہمیں واپس بھی کرتے تھے۔ 5 فروری کی صبح گیا شہر میں آندھی طوفان کے ساتھ موسلادھار بارش بھی ہوئی۔ صبح جب ہم نے اپنا اسٹال کھولا تو کچھ کتب بارش سے گیلی ہوئیں۔جنہیں پونچھ کر سکھا لیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں مزید کوئی خاطر خواہ نقصان نہیں ہوا۔لیکن جماعتِ اسلامی بک اسٹال کی تباہی دیکھ کر ہمیں نہایت افسوس ہوا۔ان کے اسٹال پر بھاری تباہی آئی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے انہیں بک اسٹال خالی کر کے Book Fair سے جانا پڑا۔دراصل اُن کی نازیبا حرکتوں کی سزا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں دی تھی۔

گیا شہر میں منعقدہ کتاب میلہ میں جماعتِ احمدیہ کا بک اسٹال بہت کامیاب رہا اور مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کو بھی پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی اور احمدیت کی سچائی کا زبردست نشان بھی ظاہر ہوا۔الحمدللہ

(شاہ محمود، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع گیا، بہار)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں‘‘ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

:98490005318

اخبارِ مجالس

مجلس انصار اللہ ورنگل تقسیم پھل:

مجلس انصار اللہ ورنگل نے مورخہ 7/ اپریل 2024 کو ماہِ رمضان کے مناسبت سے ایک فروٹ ڈرائیو پروگرام منعقد کیا۔ Swayamkrushi old age home میں موجود تقریباً 35 بزرگ احباب وخواتین کو مجلس انصار اللہ ورنگل کی طرف سے پھل تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ۔ اس پروگرام کا آغاز صبح نمازِ فجر کے بعد ہوا۔ سب سے پہلے خدام مارکیٹ جا کے پھل خرید کر لائے۔ اس کے بعد انصار نے بڑی محنت سے لفافوں میں پیکنگ کی۔ بعد ازاں تمام انصار کو پروگرام کیلئے جمع کیا گیا۔

مذکورہ اِدارہ کی اجازت سے اس پروگرام میں مکرم محمد ایان پاشا صاحب مبلغ سلسلہ ورنگل نے جماعت کا تعارف کروا کر اسلامی ہمدردی اور خدمت خَلق کی تعلیمات کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد بزرگوں کو پھل پیش کئے گئے۔ وہاں کے منتظمین اور دیگر افراد اسلامی تعلیمات سے کافی متاثر ہوئے اور جماعتی خدمات کی بہت تحسین کی۔ اس پروگرام میں 5 انصار شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(محمد یوسف، زعیم مجلس انصار اللہ ورنگل)

ریفریشر کلاس سری نگر بانڈی پورہ:

مورخہ 14 اپریل 2024ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ترکہ پورہ، بانڈی پورہ میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے زیر صدارت صدر جماعتِ احمدیہ ریفریشر کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ شمالی ہند بطور

مہمانِ خصوصی شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز مکرم کلیم احمد وانی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ عہد انصار اللہ مکرم لقمان احمد صاحب نے احباب کے ساتھ کھڑے ہوکر دہرایا۔ اس کے بعد ایک نظم مکرم عارف احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2023ء کے موقع پر موصولہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا اور قیام مجلس انصار اللہ کے اغراض و مقاصد اپنی تقریر میں بیان کیا۔ بعدہٗ مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ شمالی ہند نے خلافت سے وابستگی، اطاعت اور نظام جماعت اور دیگر تربیتی امور پر اپنی تقریر میں مفصل روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر اجلاس مقامی صدر صاحب نے صدارتی خطاب کے بعد احباب اور مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایسے پروگرام جاری رکھنے کی نصیحت کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(امتیاز احمد خان، ناظم انصار اللہ ضلع سری نگر و بانڈی پورہ)

(مکرم لقمان احمد بھٹی صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ شمالی ہند سری نگر میں مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ کرتے ہوئے)

سالانہ اجتماع سینٹ تھامس ماؤنٹ:

مؤرخہ 26 مئی 2024ء کو مسجد ہادی میں لوکل سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس (چنئی، تامل ناڈو) منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی تھیم حسب ہدایت ”خلافت: عافیت کا حصار“ رکھی گئی تھی۔ اس اجتماع کا آغاز با جماعت نماز تہجد سے ہوا۔ ٹھیک 4 بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں انصار کے ساتھ خدام بھی شامل ہوئے۔ بعد نماز فجر خصوصی درس کے بعد چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔

صبح ٹھیک 10 بجے مکرم سلطان احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ چنئی نے لوائے انصاراللہ لہرا کر اجتماعی دعا کروائی۔ اس موقع پر انصار حضرات لوائے انصاراللہ کے گرد ڈیوٹیاں بھی دے رہے تھے۔

ٹھیک 10:30 بجے زیر صدارت مکرم سلطان احمد صاحب ناظم ضلع افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ حسب روایت خاکسار نے تلاوت قرآن کریم مع تامل ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدۂ مکرم رضوان علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں مکرم غلام احمد صاحب نے مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس ماؤنٹ کی سالانہ رپورٹ بابت

2023ء پیش کیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ سال ہمیں ایک یتیم خانہ میں 60 بچوں کو کھانا کھلانے کی اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ”عالمی بحران اور امن کی راہ“ معززین کو پیش کرنے کی ہمیں توفیق ملی تھی۔ اس کے بعد دوسری نظم مکرم ایس ایم مظفر احمد صاحب نے تامل زبان میں پیش کی۔

بعدۂ مکرم صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں خلافت کی اہمیت و برکات اور ضرورت کو پیش کرکے خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ جس کا اُردو ترجمہ مکرم مولوی عرفان صاحب مقامی مبلغ سلسلہ سینٹ تھامس ماؤنٹ نے پیش کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پھر کچھ وقف کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، حفظ قرآن مجید اور حفظ عہد وفائے خلافت کے مقابلہ جات ہوئے۔ جس میں سات (7) انصار نہایت ذوق وشوق کے ساتھ شامل ہوئے۔ مقابلہ جات بہت معیاری تھے۔

ٹھیک 1:30 بجے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے ادا کی گئیں۔ بعدۂ مکرم وسیم احمد صاحب کی نگرانی میں حاضرین کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ بعدازاں ورزشی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ جیسے نشانہ غلیل، میوزیکل چیئر، پرچہ ذہانت اور گیند بالٹی میں ڈالنے کے دلچسپ مقابلہ جات ہوئے۔ پندرہ (15) انصار ان مقابلہ جات میں حصہ لے کر بہت محظوظ ہوئے۔ چائے کے وقفہ کے بعد مقابلہ کوئز بھی کروایا گیا۔ جس میں کل نو (9) انصار شامل ہوئے۔ یہ مقابلہ بہت معلوماتی اور دلچسپ رہا۔

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

ٹھیک 4 بجے سہ پہر اختتامی اجلاس زیرِ صدارت مکرم صدر جماعتِ احمدیہ سینٹ تھامس ماؤنٹ منعقد ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم مع ترجمہ پیش کیا۔ عہد انصار اللہ مکرم ناظم صاحب انصار اللہ اور حاضرین نے کھڑے ہو کر دہرایا۔ جس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ جس میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور اجتماع کے انتظامات میں تعاون کرنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سلیم اللہ، زعیم مجلس انصار اللہ سینٹ تھامس)

تربیتی دورہ ضلع ورنگل (تلنگانہ):

خاکسار مورخہ 19/اپریل 2024ء کو تربیتی دورہ صوبہ تلنگانہ، آندھرا پردیش کیلئے قادیان سے روانہ ہوا۔ مورخہ 20ء اپریل کو ضلع ورنگل پہنچا۔ اسی روز مجلس انصار اللہ کنڈور میں مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ کی گئی۔ جس میں مکرم محمد لطیف شریف صاحب امیر ضلع ورنگل اور مکرم آصف احمد خادم صاحب انچارج ضلع بھی شامل ہو کر انصار اللہ کے کاموں میں دلچسپی لینے اور مرکزی ہدایات کے مطابق تمام پروگرام کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ اس موقع پر سالانہ کیلنڈر کے مطابق تمام امور تیلوگو زبان میں خاکسار نے سمجھائے اور عہدیداران کے ضروری استفسارات پر تفصیلی جواب دیا۔ اس سے بیداری پیدا ہوئی۔ دعا کے ساتھ میٹنگ ختم ہوئی۔

مورخہ 21ء اپریل کو نانچاری مڈور اور نلا بیلی مجالس میں، مورخہ 22ء اپریل کو تمڑ پلی مجلس میں، مورخہ 23ء اپریل کو پالاکرتی مجلس میں اور مورخہ 24ء اپریل کو چٹیالا مجلس میں میٹنگ کی گئی۔ مکرم محمد یعقوب پاشا صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع ورنگل تمام مجالس کی میٹنگ میں خاکسار کے ساتھ شامل ہو کر مخلصانہ تعاون پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

تربیتی دورہ ضلع کھمم (تلنگانہ):

بعد ازاں خاکسار مورخہ 25ء اپریل کو ضلع کھمم گیا۔ اسی روز کپتان بنجارہ کی مجلس میں میٹنگ، مورخہ 26ء اپریل کو کوتہ وینکٹا گری اور کپلا بندھم کی مجالس میں تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ یہاں انصار بہت ذوق وشوق رکھتے ہیں۔ انصار اللہ کے حوالہ

کپتان بنجارہ (ضلع کھمم) میں میٹنگ کی ایک تصویر

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

کوتہ وینکٹا گری (ضلع کھمم) میں تربیتی اجلاس کے بعد ایک گروپ فوٹو

سے تمام ضروری امور سمجھانے کے بعد خلافت سے وابستگی اور نظامِ جماعت کے ساتھ اطاعت کا معیار بڑھانے کے سلسلہ میں قرآن وحدیث اور خلفائے عظام کی ہدایات بتائی گئیں۔ مکرم محمد حسین صاحب امیر ضلع کھمم، مکرم محمد اکبر صاحب انچارج ضلع اور مکرم شیخ محبوب صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کھمم نے اس دورہ میں خصوصی تعاون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

تربیتی دورہ ویسٹ گوداوری (آندھرا پردیش):

مؤرخہ 27 اپریل 2024ء کو خاکسار ایلورو پہنچا۔ جہاں مکرم رضوان سلیم صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ویسٹ گوداوری سے ملاقات ہوئی۔ موصوف کے ساتھ خاکسار وجے رائی مجلس پہنچا۔ جہاں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کرکے شام کو رائنہ پالم مجلس پہنچے۔ یہاں بعد نماز مغرب وعشاء مجلس عاملہ انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ کی گئی۔ جس میں مکرم امیر صاحب ضلع بھی شامل ہوئے۔ رات ہم نے میدنا راؤ پالم مجلس میں قیام کیا۔

مؤرخہ 28؍اپریل کو اڑارود کی مجلس میں تربیتی کیمپ ضلع ویسٹ گوداوری منعقد ہوا۔ اُس کے بعد خاکسار سکندرآباد کیلئے روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم رضوان سلیم صاحب اور قائم مقام انچارج ضلع مکرم ظفر احمد صاحب نے خصوصی تعاون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

تربیتی دورہ ضلع حیدرآباد:

مؤرخہ 29؍اپریل کو خاکسار سکندرآباد پہنچا۔ مؤرخہ 30؍اپریل کو مسجد نور (مولا علی، سکندرآباد) میں بعد نماز مغرب وعشاء مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ سکندرآباد کی طرف سے تمام ممبران کیلئے عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ مؤرخہ یکم مئی کو جگت گری گٹہ کی مجلس میں صبح 8 بجے انصار کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ اور گھروں کا وِزٹ کرکے انصار سے ملاقات کی اور مجلس انصاراللہ کے حوالہ سے اہم امور بتائے گئے۔ اور مجلس کے کاموں میں دلچسپی سے حصہ لینے اور بروقت رپورٹ بھجوانے کی ہدایت کی گئی۔

مؤرخہ 2؍اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند احمدیہ مسجد فلک نما میں عہدیداران انصاراللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ جس

فلک نما (حیدرآباد) میں میٹنگ کی ایک تصویر

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

فلک نما (حیدرآباد) میں منعقدہ میٹنگ میں حاضر عہدیداران انصاراللہ

میں مکرم عبدالمتین صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید کے بعد مکرم نائب صدر صاحب نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ بعدۂ خاکسار نے سالانہ کیلنڈر کے حوالہ سے اور سالانہ اجتماع کی نسبت سے اہم امور سمجھایا۔ بعدۂ مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدرآباد، مکرم حمیداللہ حسن صاحب مبلغ انچارج وامیر ضلع حیدرآباد نیز مکرم تنویراحم صاحب نائب صدر جنوبی ہند نے مختصر امور بتانے کے بعد عہدیداران کے سوالات کے جوابات خاکسار نے دیا اور دعا کے ساتھ یہ میٹنگ اختتام کو پہنچا۔

مؤرخہ 5 مئی 2024ء کو چنتہ کنٹہ میں ضلع محبوب نگر کا تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ رات کو خاکسار محبوب گر پہنچا اور 6 مئی کی صبح روانہ ہوکر مؤرخہ 7 مئی کو خاکسار قادیان دارالامان پہنچا۔ الحمدللہ

(حافظ سید رسول نیاز، ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

ریفریشر کورس ضلع بنگلور:

مؤرخہ 3 مارچ 2024ء کو احمدیہ مسجد بنگلور میں ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع بنگلور منعقد ہوا۔ جس میں بنگلور، مینگلور، جکور، مرکرہ اور گونی کوپل کی مجالس کے عہدیداران شامل ہوئے۔

خاکسار کی صدارت میں ریفریشر کورس کا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد حشمت اللہ احمدی صاحب امیر جماعتِ احمدیہ بنگلور بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔ نیز مکرم نعمت اللہ نواز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نورالاسلام قادیان بھی اعزازی مہمان کے طور پر شامل ہوئے۔ مکرم مصدق احمد صاحب نائب ناظم ضلع کی تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعدۂ خاکسار نے انصار کے ساتھ کھڑے ہوکر عہد انصاراللہ دہرایا۔ پھر مکرم مسعود احمد صاحب نائب ناظم تربیت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ 18/ اگست 2023ء کے خطبہ جمعہ کے چند اہم اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

بعدۂ مکرم محمد اسماعیل صاحب نائب ناظم عمومی نے لائحہ عمل میں موجود مختلف شعبہ جات سے متعلق عہدیداروں کے فرائض اور ذمہ داریوں کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب سابق زعیم نے ''موازنہ مجالس اور نمبرات'' کے عنوان پر اہم امور بہت وضاحت سے سمجھائے۔ بعدۂ خاکسار نے سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء کے موقع پر موصولہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کو سنایا۔ اس کے بعد مجلس کے ضروری کاموں کی طرف ممبران

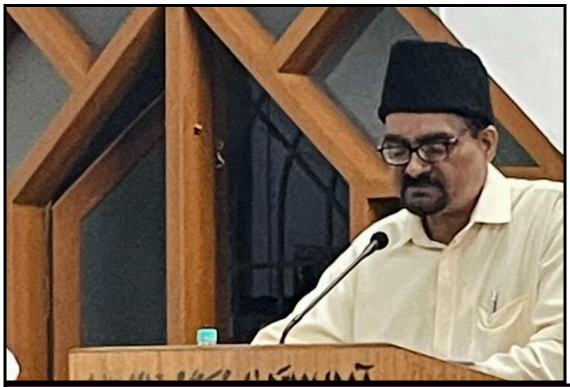

''مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

کوخصوصی طور پر توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس اور ضلع عاملہ کے عہدیداران اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ آخر پر مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب بنگلور نے اجتماع دعا کروائی۔ جس سے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرین کیلئے بعد نماز عشاء طعام کا انتظام کیا گیا۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سید شارق مجید، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع بنگلور، کرناٹک)

ریفریشر کورد ضلع خوردہ:

مؤرخہ 25 فروری 2024ء کو ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ ضلع خوردہ منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں ضلع کی مجالس کے تمام

زعماء کرام اور مکرم ناظم صاحب ضلع شریک ہوئے۔ اس کے بعد تمام انصار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں اجتماعی طور پر مسجد میں ہی دعائی خطوط لکھ کر جمع کروایا۔

(عزیز اللہ خان، زعیم انصاراللہ حلقہ محمود آباد، کیرنگ)

تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ کرڈاپلی:

مؤرخہ 4 فروری 2024ء کو مکرم سفارت احمد صاحب نائب صدر شمال مشرقی ہند کی صدارت میں ایک تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ اس میں ضلع کٹک، ڈھینکانال، کیندراپڑا، خوردہ اور نیا گڑھ کے ناظمین اور زعماء کرام شامل ہوئے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ بعدۂ مکرم صدر اجلاس نے انصار اللہ کے لائحہ عمل کے مطابق پروگرام منعقد کرنے کی تاکید کی۔

(شیخ محمود۔ ناظم انصاراللہ کرڈاپلی، اڈیشہ)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

”میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔“ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ و السَّلاَم

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

مؤرخہ 26 مئی 2024ء کو منعقدہ تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ
ضلع ترن تارن (صوبہ پنجاب) کے موقع پر مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب
قائد عمومی بھارت اور مکرم مبشر احمد خادم صاحب ناظم ضلع ترن تارن

مؤرخہ 26 مئی 2024ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس انصار
اللہ سینٹ تھامس (چنئی، تامل ناڈو) کے اسٹیج پر مکرم سطان
احمد صاحب ناظم ضلع اور مکرم سلیم اللہ صاحب زعیم مجلس

مؤرخہ 11 فروری 2024ء کو ابراہیم پور میں زیر صدارت
مکرم سفارت احمد صاحب نائب صدر شمال مشرقی ہند منعقدہ
ریفریشر کورس ضلع مرشد آباد (بنگال) میں حاضرین کا ایک منظر

مؤرخہ 11 فروری 2024ء کو ابراہیم پور میں زیر صدارت
مکرم سفارت احمد صاحب نائب صدر شمال مشرقی ہند منعقدہ
ریفریشر کورس ضلع مرشد آباد (بنگال) کے پر موقع پر
مکرم محمد ہدایت اللہ صاحب تقریر کرتے ہوئے

زیر صدارت مکرم ابوالحسن سلیم صاحب منتظم عمومی انصاراللہ حیدرآباد
مؤرخہ 22 رمئی 2024ء کو حلقہ مہدی پٹنم (حیدرآباد، تلنگانہ) میں
منعقدہ تربیتی اجلاس، مکرم عبدالرفیع صاحب زعیم مجلس بھی موجود ہیں

مؤرخہ 30 راپریل 2024ء کو منعقدہ میٹنگ مجلس عاملہ
انصاراللہ سکندرآباد کے موقع پر جائزہ لیتے ہوئے
مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی
مکرم طاہر احمد صاحب زعیم مجلس سکندرآباد بھی موجود ہیں